احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | سوموار: ۸-شعبان ۱۴۱۳ھ، یکم تبلیغ ۱۳۷۲ ہش، یکم فروری ۱۹۹۳ء | نمبر ۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے لئے دعا کی درخواست

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کی صحت مسلسل گر رہی ہے۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت شیخ صاحب کی صحتیابی کے لئے درد دل سے دعائیں کریں۔

احمدی وفد کا بوسنیا کا آنکھوں دیکھا حال

مرسلہ: وکالت تبشیر - لندن

مورخہ ۸ جنوری ۱۹۹۳ء کو جماعت احمدیہ جرمنی کے دو نمائندے بوسنیا کے مسلمانوں کی امداد کے لئے امدادی سامان (کھانے کا سامان، دوائیاں اور کپڑے) لے کر ایک بوسنین مسلمان بھائی اپول دین کے ساتھ بوسنیا کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ سفر ۱۴ جنوری تک جاری رہا۔ انہوں نے ۸ مختلف کیمپوں کا دورہ کیا۔ ان کی ویڈیو فلم بنائی اور ان تک امدادی سامان پہنچایا۔ یہ امدادی سامان ایک جرمن ریلیف ادارے (IFIAS) کے ساتھ مل کر پہنچایا گیا۔ امید ہے کہ جلد جماعت احمدیہ جرمنی خود ایسا ادارہ بنانے میں کامیاب ہو جائے گی جس کے بعد ہم آزادانہ طور پر کسی بھی ملک میں امدادی سامان پہنچانے کے قابل ہو جائیں گے۔

یہ سفر کوبلنز جرمنی سے شروع ہوا۔ ہم براستہ RIJEKA، CELJE، کے بعد بذریعہ فیری SPLIT (جو کہ کروشیا کا شہر ہے) سے ہوتے ہوئے CIOVO کے مہاجرین کیمپ میں پہنچے۔ جہاں چھ صد کے قریب بوسنین مہاجر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ چند مردوں کے علاوہ بھاری تعداد بچوں اور عورتوں پر مشتمل ہے۔ جو لوگ ۱۳ جولائی کے بعد کروشیا میں داخل ہوئے۔ کروشین گورنمنٹ ایسے لوگوں کو نہ تو کوئی امدادی سامان مہیا کرتی ہے۔ اور نہ ہی انہیں قانونی مہاجر تصور کرتی ہے اور یہ کیمپ ایسے ہی لوگوں پر مشتمل ہے۔ ان لوگوں نے یہ کہہ کر کہ ہمارا ابھی مہمان نوازی کرنے کا حق ہے ہمیں بھی کھانے میں شامل کیا۔ اس کیمپ میں امدادی سامان لے کر جانے والے ہم پہلے افراد تھے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان کی گزر بسر کیسے ہوتی ہے۔ شدید سردی میں چھوٹے جوتے آگے سے کاٹ کر پہنتے ہیں کہ پورے آجائیں۔ عورتیں پلاسٹک اور ربڑ کی جوتیاں پہنتی ہیں۔ ہمارے جرمن ہمسفر ان کی اس کسمپرسی کی حالت کو دیکھ کر دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ ہماری بھی کیفیت کچھ ایسی ہی تھی۔ مگر صبر کا دامن ہم نے تھامے رکھا۔ ترجمان کے ذریعے جب بات ہوئی تو انہوں نے جواب دیا کہ امدادی سامان محاذِ جنگ پر بھیج دیں وہاں ان کو زیادہ ضرورت ہے۔ یہ واقعہ بالکل ان صحابہؓ کے واقعہ کی طرح ہے جنہوں نے دوسروں کی ضروریات کو اپنی ضرورت پر ترجیح دی۔ ان میں سے کسی خاتون کے پاس سر ڈھانپنے کے لئے کوئی کپڑا وغیرہ نہیں ہے۔ نماز کی ادائیگی میں انہیں اس وقت کا سامنا ہے کہ سر ننگے ہیں۔ انہوں نے صرف سر ڈھانپنے کے لئے کپڑوں کا ہی مطالبہ کیا۔ مسلمان بچوں کو کرسچین سکولوں میں جانے کی اجازت نہیں۔ ایک مسلمان پروفیسر عورت نے بچوں کو پڑھانے کا انتظام کیا ہے۔ ان بچوں کی تعداد چھ صد کے قریب ہے۔ مگر کاغذ پنسل اور کاپی کتاب کچھ بھی ان کے پاس نہیں۔ اگر انہیں یہ سامان پہنچا سکیں تو عظیم خدمت ہوگی۔

اطلاعات کے مطابق سربین لوگوں نے یہ جنگ باقاعدہ منصوبے کے تحت شروع کی۔ جنگ سے چند دن پہلے ہر قسم کی ٹرانسپورٹ غائب کر لی گئی۔ اور ہر طرح کا کھانے کا سامان بوسنیا سے خرید کر سربیا میں سٹاک کر لیا گیا۔ سراجیوو میں سامانِ خورونوش بے حد مہنگا ہے۔ عورتوں اور بچوں کو نہایت بھیانک طریقے پر ذبح کیا جاتا ہے۔ مثلاً سر ہتھوڑے سے کچل کر لاش پانی میں بہا دیتے ہیں اور یہ سربیا کے لوگوں کا معمول ہے۔

گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول کا اعزاز

گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی ہیڈ مسٹریس صاحبہ نے بتایا ہے کہ سکول کو علمی ادبی مقابلہ جات اور کھیلوں کے میدان میں پورے ضلع جھنگ میں اوّل قرار دیا گیا ہے۔ سکول نے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ یہ ادارہ ضلع جھنگ کے گرلز سکولوں میں مسلسل دس سال سے اول پوزیشن حاصل کر رہا ہے نمبروں کے لحاظ سے اس نے مقررکردہ ۶۰/۵۰ نمبر حاصل کئے ہیں۔ جن شعبہ جات میں سکول نے انعامات حاصل کئے ہیں وہ ہیں اردو مباحثہ۔ جنرل کوئز۔ سائنس کوئز مضمون نویسی۔ انگلش تقریر۔ اقبالیات بیت بازی۔

اتھلیٹکس ۱۰۰ میٹر ۲۰۰ میٹر ۴۰۰ میٹر ۸۰۰ میٹر ۱۵۰۰ میٹر دوڑ۔ لانگ اور ہائی جمپ، جیلون، ریلے ریس، سائیکل ریس، شاٹ پٹ، ڈسکس تھرو، والی بال اتھلیٹکس۔ مجموعی طور پر ۲۶ کپ، ۲۶ سندات، ۳ ٹرافیاں اور دیگر ۲۵، انعامات ملے۔

مکرم عثمان ڈانسی صاحب آف نائیجیریا جو مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مربی سلسلہ کے جنازے کے ساتھ تشریف لائے۔ ربوہ میں قیام کے دوران روزنامہ الفضل بھی تشریف لائے۔

واقفین نو کے لئے عربی کے بعد اردو بھی بہت اہمیت رکھتی ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"عربی کے ساتھ ساتھ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اردو لٹریچر کا مطالعہ بھی ضروری ہے اور بچوں کو اتنے معیار کی اردو سکھانی ضروری ہے کہ وہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے اردو لٹریچر سے براہ راست فائدہ اٹھا سکیں"۔

خطبہ فرمودہ ۱۷ فروری ۱۹۸۹ء

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم تبلیغ ۱۳۷۲ہش — یکم۔ فروری ۱۹۹۳ء

احمدی والدین زندہ باد

حضرت امام جماعت الثانی - اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی رضا کا اظہار فرماتا رہے۔ نے آج سے ایک لمبا عرصہ پہلے جماعت کے افراد کو تلقین فرمائی تھی کہ وہ دنیا بھر میں پھیل جائیں۔ حضور کا ایک خطبہ ہمیشہ کانوں میں گونجتا ہے جس میں تقریباً دنیا کے تمام ممالک اور جزیروں کے نام لے کر حضور نے فرمایا کہ ان میں پھیل جاؤ۔ "پھیل جاؤ پھیل جاؤ" کے الفاظ اس خطبہ میں اتنی دفعہ آتے ہیں کہ سارے خطبہ کا لب لباب ہی پھیل جاؤ لگتا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ جماعت کے افراد نے پھیلنا شروع کر دیا۔ لیکن حضور کے اس ارشاد اور تلقین کا مقررہ وقت آنے پر تو جماعت خدا کے فضل سے خوب پھیلنا شروع ہو گئی ہے۔ ہمارے مربی بھی باہر گئے ہیں۔ ہمارے اساتذہ بھی باہر گئے ہیں۔ ہمارے ڈاکٹر بھی باہر گئے ہیں اور ہمارے زندگی کے دیگر شعبوں کے کارکن بھی باہر گئے ہیں۔ اور جہاں بھی یہ احباب گئے ہیں انہوں نے مقامی لوگوں کی خدمت کر کے دل جیت لئے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مختلف ممالک کے باشندے مزید مطالبے کر رہے ہیں۔ اساتذہ کے بھی اور ڈاکٹروں کے بھی۔ اور دیگر پیشوں میں ماہرین کے بھی۔

خوشی کی بات یہ ہے کہ جہاں بھی ہمارے یہ دوست جاتے ہیں اپنے دینی فرائض کو پوری طرح یاد رکھتے ہیں اور سب کے لئے ایک نمونہ بن کر زندگی گذارتے ہیں۔ حضرت امام جماعت الثانی ہی نے ایک وقت میں اس بات کی توجہ دلائی تھی کہ دینی ماحول سے الگ ہو کر بھی دین سے تعلق رکھنا از بس ضروری ہے۔ اور حضور نے فرمایا تھا کہ یہ والدین کی تربیت کا نتیجہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے دینی ماحول میں نہ ہونے کے باوجود دین کی طرف توجہ رکھے۔ اپنے دینی ماحول میں تو توجہ رہتی ہی ہے۔ اس ماحول سے الگ ہو کر بھی توجہ رہے تو پھر پتہ چلتا ہے کہ انسان دین کو کتنی اہمیت دیتا ہے۔

ہماری جماعت میں والدین خدا کے فضل سے داد کے مستحق ہیں۔ کہ ان کی دی ہوئی تربیت ان کے بیٹوں اور بیٹیوں کو دیگر ممالک میں جہاں عام طور پر ہمارا اپنا دینی ماحول نہیں ہوتا۔ وہاں دین کی طرف متوجہ رکھتی ہے۔ اور اب تو وقفِ نَو کے سلسلہ میں حضرت امام جماعت۔ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے والدین کی خصوصی توجہ اس امر کی طرف مبذول کروائی ہے کہ واقفین نَو بچوں کی ایسی تربیت کریں کہ انکے کردار دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرنے والے ہوں اور وہ جہاں بھی جائیں خدا نما بن کر رہیں۔ اور ساری دنیا کو خدا کی طرف بلائیں۔ احمدی والدین زندہ باد۔

خُدا کی قدرتوں کی اِنتہا کیا
بشر کی سوچ کی وسعت بھلا کیا
خدا سے مانگ اور پھر مانگتا رہ
بھلا دامن کی تنگی کا گلہ کیا

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلِ ویراں سے دلداروں کی باتیں
بیابانوں میں گلزاروں کی باتیں

شہنشاہوں سے ناداروں کی باتیں
بہت دلچسپ ہیں یاروں کی باتیں

ہنسی آتی ہے جب بے دست و پا لوگ
کیا کرتے ہیں تلواروں کی باتیں

مریضِ عشق اور ہوگا شفایاب؟
یہ سب باتیں ہیں غمخواروں کی باتیں

شکستہ پا سہی لیکن ہمیں سے
سُنیں گے لوگ کہساروں کی باتیں

براہیمی صفت لوگوں سے کب تک
کریں گے آپ انگاروں کی باتیں

کبھی اہلِ جنوں کے سر بھی دیکھو
کئے جاتے ہو دیواروں کی باتیں

اگر فرصت میسّر ہو کسی وقت
سُنو ہم ناز برداروں کی باتیں

تمہارے بعد اے محمودؒ کن سے
سُنیں گے لوگ میخواروں کی باتیں

ڈاکٹر محمود الحسن

سربراہان اور دانشوروں کو لکھیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
"اگر بچے اپنی زبان میں ایک بات لکھ سکتے ہیں تو کیوں نہ لکھیں۔ بعض دفعہ بچوں کی زبان زیادہ دل پر اثر کرتی ہے ...... بچے بھی لکھیں۔ جس حد تک توفیق ہے۔ ملکوں کے سربراہوں کو لکھیں، دانشوروں کو لکھیں، مولویوں کو لکھیں، پنڈتوں کو لکھیں، پادریوں کو لکھیں کہ خدا کا خوف کرو۔ مذہب کا رہے گا کیا اگر اخلاق دنیا سے اٹھ گئے۔ اگر انسانیت ہی قائم نہ رہی تو کیا خدا حیوانوں سے رشتے قائم کرے گا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

فانیاں را مانعے از یار نیست
بچّہ و زن بر سرِ شاں بار نیست

جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں فنا ہوتے ہیں ان کے لئے خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے کوئی چیز راستے میں حائل نہیں ہو سکتی۔ ان کے بیوی اور بچے ان کے سر پر بوجھ نہیں بنتے۔

با دو صد زنجیر ہر دم پیشِ یار
خار با او گل گل اندر ہجر خار

ان کے پاؤں میں سینکڑوں زنجیریں بھی ہوں یعنی مختلف قسم کے بندھنوں سے وہ بندھے ہوئے ہوں پھر بھی وہ ہر وقت خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر رہتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہونے سے کانٹے بھی پھول بن جاتے ہیں اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے آپ کو دور محسوس کریں تو پھول بھی انہیں کانٹے لگتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر انسان کو خدا سے محبت ہو اور وہ فنا فی اللہ ہو تو دنیا کا کوئی کام اسکی راہ میں روک نہیں بن سکتا لوگ سمجھتے ہیں کہ بیوی اور بچوں کی ایسی ذمہ داریاں ہیں جو انہیں خدا تعالےٰ سے غافل کر دیتی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ فنا فی اللہ ہیں انہیں انکے بیوی اور بچے کسی طرح بھی بوجھ محسوس نہیں ہوتے ان کی موجودگی میں بھی وہ ہمہ وقت خدا تعالےٰ کے دربار میں حاضر رہتے ہیں اور خدا تعالےٰ کے احکام پر دل و جان سے عمل کرنے کے لئے کوشاں پائے جاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی معیت ان کے لئے ایسی ہے کہ ہر مشکل کو آسان بنا دیتی ہے بلکہ خوشگوار بنا دیتی ہے اگر کانٹے کو بھی پھول سمجھا جائے تو یقیناً اس کا یہی مطلب ہوگا کہ ہر مشکل بھی ان کیلئے خوشگوار ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر انہیں یہ محسوس ہو کہ ان میں اور خدا تعالےٰ میں کچھ دوری پیدا ہو گئی ہے تو وہ آسانیوں کو بھی مشکلات کے زمرے میں سمجھتے ہیں پھول ہو تو اُسے کانٹا سمجھتے ہیں۔ یعنی جو آسانیاں انہیں میسر ہوتی ہیں وہ ان سے بھی اسطرح بیزار ہو جاتے ہیں گویا کہ وہ مشکلات ہیں انمیں ہمارے لئے ایک بہت بڑا سبق ہے کہ دنیا کے کام بھی ہوتے رہیں اور یادِ خدا بھی جاری رہے۔ اگر انسان ہر وقت خدا تعالےٰ کو اپنے سامنے رکھے تو اس کے دنیا کے کام بھی ہوتے جائیں گے۔ اور زندگی کا اصل مقصد بھی وہ حاصل کرلے گا۔ اور وہ یہ محسوس کرے گا کہ ہر بات اس کے لئے آسان سے آسان تر ہو گئی ہے۔

اے خدا تو ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ تیری محبت میں تجھے یاد رکھیں تیرے احکام پر پوری طرح عمل پیرا ہوں اور کسی مشکل کو خاطر میں نہ لائیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

تحریکِ جدید دائمی ہے

"یہ تحریک ہے تو دائمی۔ نہ صرف دائمی ہے بلکہ ہمارے ایمان اور اخلاص کا تقاضا ہے کہ یہ تحریک ہمیشہ جاری رہے۔ جس طرح روٹی کھانا دائمی ہے۔ لیکن جب ہمیں روٹی نہیں ملتی تو ہم چلاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں کہ وہ ہمیں روٹی دے۔ اسی طرح ہمیں اشاعتِ دین کی ضرورت ہے اگر ہمیں اشاعتِ دین کی توفیق ملتی ہے تو ہم تو خدا تعالےٰ کے ممنونِ احسان ہوتے ہیں۔ اگر ہمیں اشاعتِ دین کی توفیق نہیں ملتی تو ہم شکر نہیں کرتے۔ بلکہ ہم خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں کہ اس نے ہم میں کیوں ضعف پیدا کر دیا ہے۔ ہم دین کی خاطر کیوں قربانی نہیں کر سکتے جتنی قربانی ہم پہلے کرتے تھے یہی ایمان کی ایک زندہ علامت ہے۔ اگر یہ علامت نہیں پائی جاتی تو سمجھ لو کہ ایمان نہیں پایا جاتا۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ارشادات سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ - الثانی

علمی مسائل

ہدایت عامہ یعنی (دینی قانون) کے مل جانے کے بعد بھی انسان محفوظ نہیں ہوتا۔ کیونکہ اسے اعلیٰ ترقیات کے لئے ہدایت خاصہ کی ضرورت ہے جو بطور انعام کے رب کی طرف سے ہی یعنی اس ہستی کی طرف سے ہی جس نے اسے پیدا کر کے اعلیٰ مدارج تک پہنچانے کا ذمہ لیا ہے، آسکتی ہے پس اس ہستی سے محبت اور عبادت کا تعلق بہر حال ضروری ہے تا ہدایتِ خاص سے بھی انسان فائدہ اٹھا سکے۔ تقویٰ میں جہاں ایسے امور سے بچنے کے معنی نکلتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور بندے کے تعلق کو بگاڑ دیتے ہیں وہاں اس سے ان امور سے بچنے کا بھی اشارہ پایا جاتا ہے جو بندوں کے باہمی تعلقات سے تعلق رکھتے ہیں عبادت الٰہی ایسے امور میں غلطی کرنے سے بھی انسان کو بچاتی ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کو اپنا رب سمجھنے لگے ضرور ہے کہ وہ اس کے بندوں سے بھی اچھا تعلق پیدا کریگا اور پھر یہ بھی لازم ہے کہ وہ بندوں پر ظلم نہیں کرے گا۔ کیونکہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا بندہ بنا لے گا۔ اس کی نظر اپنی سب ضرورتوں کے لئے خدا تعالیٰ پر ہی پڑے گی۔ خصوصاً جبکہ وہ اس کے رب ہونے پر ایمان رکھتا ہوگا۔ اور جو شخص اللہ تعالےٰ کو اپنی سب ضرورتوں کا کفیل سمجھے گا وہ بندوں کے اموال پر نظر نہیں رکھ سکتا۔ اور نہ اپنی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے ان کے مالوں میں خیانت کر سکتا ہے نہ ان پر ظلم کر سکتا ہے۔ پس تقویٰ کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ اگر تم رب کی عبادت اخلاص اور یقین کے ساتھ کرو گے تو آپس کے ظلموں سے بھی بچ جاؤ گے اور دنیا میں بھی امن قائم ہوگا (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے) صحابہ کرام اپنے رب کے بندے بن گئے تھے۔ دیکھو ان کی حکومت میں دنیا کو کس قدر امن ملا حتی کہ دشمن تک ان کے نیک سلوک کے معترف ہوئے۔ اور آج تک ابوبکرؓ اور عمرؓ کی حکومت کی یاد لوگوں کے دلوں میں تازہ ہے۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی حکومت بھی ایسی ہی تھی مگر چونکہ ان کے بارہ میں اختلاف ہوا ہے میں نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ سچ بات یہی ہے کہ دنیا میں امن رب کا بندہ بن جانے کے بغیر قائم نہیں ہو سکتا۔ اگر یورپ خدا کا بندہ بن جاتا تو آج یہ جوع الارض کی بیماری اسے لاحق نہ ہوتی۔

بعض لوگ خلق کے لفظ سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ (کلام الٰہی) بھی اس امر کا قائل ہے کہ اس دنیا کی پیدائش ایک ایسے مادہ سے ہوئی ہے کہ جو پہلے سے موجود تھا پس (کلام الٰہی) بھی مادہ کے انادی یا ازلی ہونے کا قائل ہے۔ یہ استنباط ایک وسوسہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ کیونکہ گو خلق کے معنے ایک موجود شئے کے اندازہ کرنے کے بھی ہوتے ہیں لیکن اس کے معنے جیسا کہ حل لغات میں لکھا جا چکا ہے کسی چیز کو بغیر اصل اور نمونہ پیدا کرنے کے بھی ہوتے ہیں۔ پس ایک خاص موقعہ کے استعمال سے یہ استدلال کرنا کہ سب جگہ وہی معنے ہیں درست نہیں (کلام الٰہی) میں (جس نے ہر چیز پیدا کی) بھی تو آتا ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ خلق کا لفظ ہی (کلام الٰہی) میں استعمال نہیں ہوا بلکہ بدیع اور فاطر کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔ اور بدیع کے معنے ہیں جو شروع کرے اور فاطر کے معنے ہیں جو کسی پہلے سے موجود وجود کے بغیر نیا وجود پیدا کرے۔ اس میں شک نہیں کہ (کلام الٰہی) میں فطرنی اور فطرنا کے الفاظ آتے ہیں مگر اس سے ابتدائے پیدائش کی طرف اشارہ کیا گیا ہے نہ کہ قریب کی پیدائش کی طرف۔

یہ ( ) اس لحاظ سے نہایت اہمیت رکھتی ہے کہ ترتیب مستقل کے لحاظ سے اس میں (کلام الٰہی) کا سب سے پہلا حکم بیان ہوا ہے۔ اس سے پہلے یہ کہا گیا تھا کہ متقی ایسا ایسا کرتے ہیں مگر حکم کے طور پر بنی نوع انسان کو نہ کہا گیا تھا کہ تم ایسا کرو۔ حکم سب سے پہلے اسی (-) میں دیا گیا ہے اور سب سے پہلا حکم توحید کا دیا گیا ہے اور ایسے لطیف اور مکمل طور پر دیا گیا ہے کہ اس کی مثال نہیں ملتی مثلاً اوّل تو عبادت کرو کا حکم الناس کو دیا گیا ہے۔ یعنی سب دنیا کو مخاطب کیا گیا ہے نہ کہ صرف عربوں کو جو اس امر کا ثبوت ہے کہ دین حق شروع سے ہی سب دنیا کو دین توحید پر جمع کرنے کا مدعی ہے اور قومی عبادتوں کو مٹا کر ایک جامع حلقہ جس میں سب انسان آجائیں بنانا چاہتا ہے۔ پھر عبادت کس کی کرو اس کے لئے اللہ کا لفظ نہیں استعمال کیا بلکہ رب کا لفظ

باقی صہ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات —— نون۔ سین

سندھ اور فوج

چیف آف سٹاف جنرل عبدالوحید نے کہا ہے کہ فوج جو سندھ کی انتظامیہ کی مدد کے لئے سندھ میں متعین ہے وہ اس وقت تک اپنی قومی ذمہ داری پوری کرتی رہے گی۔ جب تک کہ حکومت اس بات کی ضرورت محسوس کرتی رہے کہ فوج کو سندھ میں رہنا چاہیئے۔ آپ سینئر فوجی افسروں سے اندرونی حفاظتی کیفیات کے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔ ایک پریس ریلیز کے مطابق آپ نے فوج کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنی بہتر کارکردگی کی بناء پر سندھ کے حالات نارمل کر دیئے ہیں آپ نے مزید کہا کہ یہ کوشش کی جائے گی کہ جو کچھ اب تک حاصل کیا جا چکا ہے اسے مستقل طور پر قائم رکھا جائے۔ دہشت گرد، مجرم اور ڈاکو۔ ان لوگوں کو کسی طرح بھی واپس معاشرے میں آنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ فوج اپنی کوششوں کو تیز سے تیز تر کر دے گی۔ اور پہلے سے بھی زیادہ جوش اور جذبے کے ساتھ باقی ماندہ مجرموں کو پکڑنے کی کوشش کرے گی۔ اور اس سلسلے میں کسی قسم کی کوئی تمیز نہیں برتی جائے گی۔ آپ نے اس بات کی بھی تعریف کی کہ صوبائی حکومت نے فوج کے ساتھ اس آپریشن کے دوران پوری طرح تعاون کیا ہے آپ نے کہا کہ یہ آپریشن کلین اپ جو سندھ میں جاری کیا گیا تھا۔ خاصے غور و فکر کے بعد شروع کیا گیا تھا۔ اور اس کے نتائج بہت اچھے سامنے آئے ہیں۔ سماج کے ہر شعبے میں اس کو سراہا گیا ہے اور اب عوام الناس آرام کا سانس لے سکتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ فوجی دستوں نے بہت قابلِ قدر کام کیا ہے۔ اور ان کی یہ بات خاص طور پر سراہی گئی ہے کہ انہوں نے سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ فوج اس بات کے لئے بھی تیار ہے کہ صوبائی حکومت کے سماجی اور اقتصادی پروگراموں میں اس کی مدد کرے۔

سٹیل مل

بتایا گیا ہے کہ جب سے پاکستان سٹیل نے کام شروع کیا ہے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ اس نے گذشتہ سال جولائی سے دسمبر ۱۹۹۲ء میں ۱۷ ملین نفع کمایا ہے۔ اس سے پہلے اسی عرصہ میں اسے ۶،۳۳۶ ملین روپے نقصان ہوا تھا۔ یہ مل کی مینجمنٹ کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ میں گذشتہ بدھ کے روز بتایا گیا۔ بورڈ کے ممبروں نے پاکستان سٹیل مل کی اس کارکردگی کی بنا پر انتظامیہ کو مبارکباد دی اور کہا کہ اب خدا کے فضل سے پاکستان سٹیل صحیح خطوط پر چل رہی ہے۔ اور آئندہ نفع ہی کی امید کی جا سکتی ہے۔ دسمبر ۱۹۹۲ء میں پاکستان سٹیل کی پروڈکشن کا ۸۰ فی صد استعمال ہوا۔ ایک پریس ریلیز کے مطابق بورڈ کے ممبروں نے اس بات کی بھی تعریف کی کہ اس عرصہ میں جو مال فروخت ہوا وہ ۶،۵۲۰.۵ ملین روپے کا تھا۔

ایم کیو ایم

گذشتہ روز ڈاکٹر فاروق ستار سابق میئر کراچی اور سابق رکن قومی اسمبلی اور ایم کیو ایم کے لیڈر جو چھپے ہوئے تھے باہر آگئے۔ اور انہوں نے کہا کہ وہ عظیم احمد طارق کی لیڈرشپ میں پارٹی کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوشش کریں گے۔ فاروق ستار گذشتہ سال جون ۱۹ تاریخ کو زیر زمین چلے گئے تھے۔ اس طرح انہوں نے اسی کیفیت میں سات ماہ کا عرصہ گذارا۔ ایک روزنامے سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ اس بات سے مطمئن ہیں کہ عظیم طارق کی لیڈرشپ میں کام بالکل ٹھیک ہو رہا ہے۔ میرے پاس ایم۔ کیو۔ ایم کی ٹوٹ پھوٹ کے بعد دو ترجیحات ہیں اور وہ یہ ہیں کہ سب لوگوں کو یہ بات سمجھائی جائے کہ ہوا کیا ہے اور کیوں ہوا ہے۔ اور ایم کیو ایم کے کارکنوں کو اکٹھا کیا جائے تاکہ ہم سب مل کر ملک کی خدمت کا بیڑا اٹھا سکیں۔ سابق میئر کراچی نے مزید کہا کہ وہ ایم۔ کیو۔ ایم کے نئے سیٹ اپ میں ابھی ابھی آئے ہیں اس لئے وہ تفصیل کے ساتھ نہیں بتا سکتے کہ اس سلسلے میں انہیں کیا کچھ کرنا ہوگا۔ البتہ انہوں نے ایم۔ کیو۔ ایم کے تمام کارکنوں کو کہا کہ وہ امن و امان سے رہنے کی کوشش کریں۔ اور سب اراکین کو اکٹھا کریں۔ اور اسی طرح معاشرے میں بھی امن کے قیام کی کوشش کریں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ اب ان کی سیاسی پالیسی کیا ہوگی۔ تو انہوں نے کہا کہ عظیم احمد طارق کے ساتھ ملاقات کے بعد اس بات کا فیصلہ کیا جائے گا۔ عظیم احمد طارق کی ملاقات غلام اسحق خان سے ہونے والی ہے۔ یہ میٹنگ انہوں نے کہا کہ بہت اہم ہے کیونکہ ایک طرف صدر مملکت ہیں اور دوسری طرف ایم کیو ایم کے سربراہ۔

کشمیر / امریکی رپورٹ

امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے ایک رپورٹ شائع کی ہے جس میں یہ بات کھل کر بیان کی گئی ہے کہ بھارت کی سیکورٹی افواج مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی کھلم کھلا خلاف ورزیاں کر رہی ہیں لیکن اسی رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے علاوہ بعض مقبوضہ کشمیر کے باشندے بھی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر ہی ہندوستان کی ایک ایسی ریاست ہے جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اگرچہ وہاں چار لاکھ مسلح فوجی موجود ہیں اور انہوں نے انتہائی طور پر لوگوں پر تشدد کر کے ان کی تحریک کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس رپورٹ میں اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے لوگ بھی تشدد کر رہے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ اس علاقے کی مسلم آبادی حکومت سے بھی دور ہو رہی ہے کیونکہ اس کا کھلم کھلا تشدد لوگوں کی انتہائی تکلیف کا باعث ہے اور ان لوگوں سے بھی جو ان میں سے آگے بڑھ کر تشدد کی کوشش کرتے ہیں۔ متعدد ایسی تنظیموں نے جو انسانی حقوق کی پاسداری کا خیال رکھتی ہیں۔ ذاتی طور پر تشدد کی مذمت کی ہے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ لاکھوں ہندوستانی فوجی ریاست میں امن و امان قائم کرنے کے لئے موجود ہیں لیکن اس کے باوجود تحریک جاری ہے۔ اس تحریک میں حصہ لینے والے فوجیوں سے جھڑپیں لے لیتے ہیں اور بعض اوقات انہیں ہلاکت کے منہ میں بھی دھکیل دیتے ہیں۔

نظام الامتحانات

پنجاب کی حکومت نے ایک کمیشن مقرر کیا تھا کہ وہ موجودہ نظام امتحانات پر غور کرے اور امتحانات کے دوران جو غلط رویے اختیار کئے جاتے ہیں انکے متعلق اپنی سفارشات پیش کرے۔ چنانچہ اس کمیشن نے کہا ہے کہ جو طلباء غلط رویّے اختیار کرتے ہیں انہیں بھاری سزائیں دی جانی چاہئیں اور ان کے مقدمے خصوصی عدالتوں کے ذریعہ جلد تر فیصلہ کرنے والی سامنے پیش کئے جانے چاہئیں۔ اس کمیشن کے سربراہ مسٹر مسعود نبی نور تھے۔ اور حال ہی میں انہوں نے اپنی رپورٹ وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں کو پیش کی ہے اس کمیشن نے امتحانات کے نظام کا پوری طرح مطالعہ کیا اور دیکھا کہ اس میں کہاں کہاں غلط رویے استعمال کئے جاتے ہیں۔ کمیشن نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ قانون لاگو کرنے والی ایجنسیوں سے بھی کہا جائے کہ وہ امتحانی مراکز میں فرائض سرانجام دیں۔ وہاں ان کا ایک فرض یہ ہوگا کہ وہ امتحان لینے والے سٹاف کو حفاظت مہیا کریں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ باقاعدہ طلباء کو ان طلباء سے جو پرائیویٹ طور پر امتحان دیتے ہیں الگ رکھا جائے۔ دیکھا گیا ہے کہ ان کا اکٹھا ہونا بھی بعض خرابیوں کا باعث بنتا ہے۔ جہاں تک نظام امتحانات کا تعلق ہے اس کمیشن کی رائے یہ ہے کہ چونکہ نقل زیادہ ماری جاتی ہے اس لئے نظام الامتحانات ناقص ہوگیا ہے طلباء کی اکثریت اس لئے امتحان دیتی ہے کہ وہ زیادہ نمبر حاصل کرے چاہے وہ صحیح طریق استعمال کرے یا غلط طریق اور وہ ایسا اس لئے کرتے ہیں تاکہ ہمیشہ وارانہ کالجوں میں داخل ہو سکیں اور حصول علم کے اونچے اداروں میں ان کی رسائی ہو سکے۔ کمیشن نے مزید کہا ہے کہ موجودہ نظام امتحانات تعلیم کے اصل مقصد کو ضائع کر دیتا ہے۔ یہ دیکھیں کہ علم کو استعمال کس طرح کیا جانا چاہیئے۔ انہوں نے

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

(کشمیر)

میر عبدالعزیز راولپنڈی سے فرنٹیئر پوسٹ کو اپنے ایک خط میں جو اس روزنامے کے ۲۲ جنوری ۱۹۹۳ء کے شمارے میں شائع ہوا ہے۔ لکھتے ہیں سری نگر کے ایک روزنامہ آفتاب نے اپنے پہلے صفحہ پر ایک خبر شائع کی ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی حکومت تقریباً دیوالیہ ہو چکی ہے۔ خزانے میں اتنی رقم موجود نہیں ہے کہ وہ اپنے ملازمین کو تنخواہیں دے سکے۔ کنٹریکٹروں کو بل ادا کئے جاسکیں اور حقیقت یہ ہے کہ اخبارات میں شائع ہونیوالے اشتہارات کی اجرت بھی ادا نہیں کی جاسکتی۔

تقریباً چار کروڑ روپے ہر سال اس روایت کو زندہ رکھنے کے لئے ضائع کئے جاتے ہیں کہ حکومت کے دفاتر خزاں میں سری نگر سے جموں اور بہار میں جموں سے سری نگر شفٹ کئے جاتے ہیں یہ عمل ڈوگرہ راج کے ۱۸۴۶ء میں آغاز کے وقت شروع ہوا جب کہ انتہائی سردی میں ریاست میں بجلی موجود نہیں تھی۔ مہاراجہ اور اس کے سیکرٹیریٹ کے اراکین جموں چلے جایا کرتے تھے جو ایک نسبتاً گرم جگہ ہے اور جہاں برفباری شاذ ہوتی ہے۔ اب اس بات کا کوئی جواز نہیں ہے کہ دفاتر کو ایک جگہ سے دوسری جگہ شفٹ کیا جائے لیکن اگر جموں دفاتر نہ لے جائے جائیں تو جموں کے ہندو حکومت کے خلاف احتجاج شروع کر دیتے ہیں ہزاروں ملازمین کو خاصی دقتیں پیش آتی ہیں۔ جنہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا پڑتا ہے۔ اور بعض اوقات ان میں سے بعض کو اپنی فیملیاں بھی ساتھ لے جانی پڑتی ہیں۔

فاروق عبداللہ نے اپنی وزارت علیاء کے آخری دنوں میں ایک دفعہ یہ احکام صادر کر دیئے کہ سردیوں میں سیکرٹیریٹ جموں شفٹ نہیں ہوگا لیکن ان کے خلاف جموں میں خاصا زبردست احتجاج کیا گیا۔ حتیٰ کہ اندرا گاندھی جو اس وقت وزیر اعظم تھیں نے بھی فاروق کے مخالف لوگوں کا ساتھ دیا۔ اور چیف منسٹر کو شرمندگی اٹھانی پڑی۔ اور اپنے احکام منسوخ کرنے پڑے۔ جموں اور کشمیر کی اقتصادی بدحالی خاص طور پر کشمیر کی مسلم ویلی کی بدحالی اس وقت شروع ہوئی جب کشمیر کو جیسا کہ کہا گیا ہندوستان کے ساتھ ملحق کیا گیا صرف ایک ہی سڑک ایسی تھی جہلم ویلی روڈ جو ریاست کو بیرونی دنیا سے ملاتی تھی۔ جموں کشمیر کو پنڈی سے اور ایبٹ آباد کو مظفر آباد کے راستے ملاتی تھی۔ بی سی روڈ جسے اب بھارتی لوگ نیشنل ہائی وے کہتے ہیں پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ گرمیوں میں ذراسی بارش ہو یا سردیوں میں تھوڑی سی برفباری تو اسے بند کرنا پڑتا ہے اور اسے ہفتوں بند رکھنا پڑتا ہے اور اس سے نہ کوئی سامان لایا لے جایا جاسکتا ہے اور نہ لوگ ادھر اُدھر آجاسکتے ہیں۔ وہ جموں سے سری نگر نہیں جاسکتے اور سری نگر سے جموں نہیں جاسکتے۔ روزمرہ کی ضروریات کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگتی ہیں اور وہ اس لئے کہ رسل و رسائل کے ذرائع منقطع ہو جاتے ہیں۔

پھل اور عمارتی لکڑی کشمیر کی در برآمدی آئیٹم ہیں اگر سڑک بند ہو جائے تو پھل جو کہ زیادہ تر سیب ہوتا ہے کشمیر کے گوداموں میں سڑتا رہتا ہے بعض پھل اگانے والے اب سبزیاں اگا رہے ہیں جب ریاست جنگ بندی لائن سے تقسیم نہیں ہوئی تھی تو عمارتی لکڑی کو جنگلوں سے کاٹ کر جہلم اور چناب کے دریاؤں میں ڈال دیا جاتا تھا جو اپنے پانی کے بہاؤ کے ساتھ اس لکڑی کو جہلم اور وزیر آباد لے آتے تھے۔ اب عمارتی لکڑی کو مہنگے ٹرکوں میں جموں لایا جاتا ہے وہاں سے لکھن پور اور پھر وہاں سے ہندوستان جو ایک بڑا مہنگا عمل ہے اور اس کی مہنگائی کی وجہ ٹرانسپورٹ ہے۔ اور اس مہنگائی کی وجہ سے یہ عمارتی لکڑی ہندوستان کی دوسری ریاستوں کی عمارتی لکڑی سے مقابلہ نہیں کرسکتی۔ جب تک فاروق وزیر اعلےٰ تھے وہ مستقلاً اس بات کا گلہ کرتے رہے کہ جو رقم مرکز کی طرف سے انہیں ملتی ہے اس کا ۷۰ فیصدی قرض ہوتا ہے جس کا سود ادا کرنا پڑتا ہے اور صرف ۳۰ فیصدی مدد ہوتی ہے جبکہ دوسری ریاستوں کو (مثلاً ہماچل پردیش) ۹۰ فیصدی مدد دی جاتی ہے اور صرف ۱۰ فیصد قرضہ۔ جس پر سود ادا کرنا ہوتا ہے۔ جب کشمیر کو زبردستی نہرو عبداللہ اور مقامی حکمران نے ہندوستان کا حصہ بنا لیا تو کشمیریوں سے کہا گیا تھا کہ ہندوستان کے ساتھ مل جانے سے وہاں شہد اور دودھ کی نہریں بہیں گی۔

لیکن اب ہم دیکھتے ہیں کہ کشمیر کے دریاؤں میں شہد اور دودھ کی بجائے پانی کے ساتھ خون اور انسانی لاشیں بہتی ہیں۔ شہروں میں کاروبار زندگی بالکل ختم ہو چکا ہے۔ جہاں تک گاؤں کا تعلق ہے زراعت پیشہ لوگ بھی بہت بری طرح متاثر ہوئے ہیں اور وہ اس لئے کہ شریر النفس اور عوام دشمن ہندوستانی سیکورٹی فورس کے لوگ انہیں تنگ کرتے ہیں۔ وہ زراعت پیشہ لوگوں پر مرد ہوں یا عورتیں جھپٹ پڑتے ہیں۔ حالانکہ وہ اپنی ہی زمین پر کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے وہاں زراعت کا پیشہ بعض ایسے علاقوں میں بھی مشکل ہو گیا ہے جسے اس دنیا میں زمین پر جنت کہا جاتا تھا۔ کشمیر میں احتجاجی مظاہروں سے پہلے تقریباً دس لاکھ بیرونی لوگ اور ہندوستانی سیاح وہاں سے ریاست میں جاتے تھے۔ اس سال انکی تعداد زیادہ سے زیادہ دس ہزار ہے اور اس طرح سیاحت کو برباد کر دیا گیا۔ ہوٹلوں کے مالک، ہاؤس بوٹس کے مالک اور ایسے ہی قیامگاہوں کے دیگر مالک انتہائی طور پر غریب ہو چکے ہیں۔ جو لوگ متاثر ہوتے ہیں انہیں وفاقی ایجنسیاں کچھ رقم تو دیتی ہیں لیکن یہاں بھی اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ رقم ان لوگوں کو دی جائے جو انہیں خبریں پہنچاتے ہیں یا ان کے ایجنٹ ہیں نہ کہ ان لوگوں کو جو حقیقی طور پر ضرورتمند ہیں۔

حکومت کے ملازمین بھی بہت بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ انہیں وقت پر تنخواہیں ملتی ہوں۔ ہندوستانی بنکوں اور کارپوریشنوں کی برانچیں جو جموں اور کشمیر میں تھیں نے اپنا کاروبار بند کر دیا ہے۔ اور چند ایک کشمیری جو ان کے ہاں ملازم تھے بیروزگار ہو گئے ہیں۔ وہ ملازمت کے لئے ہندوستان نہیں جاسکتے۔ کیونکہ اپنے گھر والوں کو ہندوستانی لٹیرے فوجیوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑنا چاہتے۔ ہڑتالیں اور کرفیو روزمرہ کا معمول بن گئے ہیں اور دکاندار ذراسی فوج کی حرکت دیکھ کر اپنی دکانیں بند کر دیتے ہیں۔ جہاں تک ہندوستانی فوجیوں کا تعلق ہے وہ آزادانہ لوٹ مار کرتے ہیں۔ دکانوں کو لوٹ لیتے ہیں اور پھیری لگانے والوں کا روپیہ ہتھیا لیتے ہیں۔ ہندوستانی راج نے جموں اور کشمیر کے لوگوں کو سوائے بربادی کے اور کچھ نہیں دیا۔

باقی ص۶ پر

بقیہ: ص۴

نے کہا کہ اب سوالوں کی بھرمار ہوتی ہے اور اس میں سے آسانی سے کچھ سوال چنے جاسکتے ہیں جس کی وجہ سے فریب دہی بڑھ جاتی ہے اور رٹا لگانے کی عادت راسخ ہو جاتی ہے۔ موجودہ سوالات کے پرچے ایسی باتوں کی طرف میلان پیدا کرتے ہیں جو گائیڈ بکس اور گیس پیپرز اور ٹیوشن سنٹرز کی طرف طلباء کو لے جاتے ہیں کمیشن نے تجویز کیا ہے کہ سوالات کے پرچے ایسے بنائے جائیں کہ ان میں اختیار کم سے کم ہو اور اس طرح دھوکہ دہی کے مواقع کم ہو جائیں۔ وفاقی وزارت تعلیم نے جو اصول اور سلیبس میٹرک کے طلباء کے لئے تیار کئے تھے۔ وہی پنجاب کے لئے بھی تیار کئے جانے چاہئیں اور یہ ہر سطح کے امتحانات کے لئے موجود ہوں۔ سوالات کے پرچوں میں نہ صرف معروضی سوالات ہوں بلکہ حقائق اور کسی چیز کی ترجمانی کرتے ہوئے اسے ثابت کرنے کی اہلیت معلوم کرنے کے متعلق بھی ہونے چاہئیں۔ سارے پنجاب میں ایک ہی جیسا معیار قائم رکھنے کے لئے مرکزی طور پر پرچے تیار ہونے چاہئیں اسی طرح نمبر لگانے کے بھی مرکزی انتظام ہونا چاہیئے۔ یہ پرچے تیار کرنے والے روایتی لوگ اور اس طرح ممتحن کو بھی بدلنا چاہیئے اور یہ کام ان لوگوں کو دینا چاہیئے جو زیادہ باضمیر اور زیادہ باعلم ہوں جن کے معاوضے بھی خاصے زیادہ ادا کئے جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان — قریشی فیروز محی الدین

محترم احمد علی صاحب احمدی

میرے والد محترم احمد علی صاحب ۱۹۰۱ء میں بمقام امرتسر پیدا ہوئے پیدائش سے چند ماہ پہلے ان کے والد وفات پا گئے۔ بہن اور بھائی کوئی نہ تھا۔ لاہور میں ذاتی مکان تھا آمد بمشکل گذارہ کے لئے کافی تھی۔ والدہ جن کے سایہ تلے پروان چڑھے علم سے نابلد تھیں۔ مالی حالت بھی تعلیمی اداروں کے اخراجات ادا کرنے کے قابل نہ تھی۔ ماحول بھی علمی نہ تھا مگر حق تعالےٰ نے انہیں تعلیم کے حصول کی لگن سے معمول سے کچھ زیادہ ہی حصہ دے رکھا تھا۔ ذاتی محنت اور کوشش سے نہ صرف دینی تعلیم حاصل کی بلکہ مادری زبان پنجابی کے علاوہ۔ اردو۔ عربی فارسی۔ سندھی۔ سنسکرت گورمکھی اور انگریزی زبانیں سیکھیں اور اپنے حلقۂ اثر میں ہفت زبان کا نام پایا۔ انگریزی زبان میں کمال حاصل کرنے کے لئے بہت محنت سے کام لیا۔ چلتی پھرتی ڈکشنری بن گئے اور بولنے اور لکھنے میں خاص مہارت حاصل کر لی۔

عنفوان شباب سے ہی دینی اور علمی مجالس میں شمولیت اور جید علماء کے درسوں میں التزام سے شامل ہوتے اور ضروری نکات اور پسندیدہ اشعار نوٹ بک میں درج کرتے۔

یہ علمی ذوق و شوق اور مطالعہ میں دلچسپی ہی کا نتیجہ تھا کہ لاہور کے ایک بزرگ حضرت میاں عبدالعزیز صاحب مغل کے ساتھ مسلسل مجالس کے بعد آپ کو ۱۹۳۴ء میں قبولِ احمدیت کی توفیق ملی۔ اور والدہ صاحبہ نے بھی احمدیت کو قبول فرمایا اور آخری دم تک امامت سے وابستگی کا ثبوت دیا اور اپنے ریکارڈ کئے ہوئے پیغام میں اولاد در اولاد کو اسی کی تلقین کی۔

نظام سلسلہ کی پابندی اور عبادت میں شغف والد صاحب کا بڑا نمایاں وصف تھا۔ ہمارا مکان اعظم مارکیٹ میں تھا۔ جو تقسیم ملک سے پہلے محلہ شریف کے نام سے مشہور تھا۔ وہاں سے روزانہ منہ اندھیرے بیرونِ دہلی دروازہ کی بیت میں پہنچتے۔ سخت سردی کے دنوں میں بھی علی الصبح مجھے بیدار کر کے اور گرم کپڑوں اور کمبل میں لپیٹا کر ساتھ لے جاتے۔ سخت کڑاکے کی سردی میں والدہ محترمہ اپنے اکلوتے بیٹے کو سردی لگ جانے کے خطرہ کے پیش نظر منع کرتیں مگر وہ کسی قیمت پر مجھے عبادت کے ثواب سے محروم کرنے پر رضا مند نہ ہوتے۔

بڑھاپے کے ایام میں وحدت کالونی کے حلقہ میں قیام تھا اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔ باوجود تکلیف کے اکثر پیدل بیت التوحید جاتے اور خدا بھلا کرے مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب کا جو اپنی موٹر سائیکل پر عرصہ تک بلا ناغہ انہیں گھر چھوڑ کر جاتے۔ دو تین سال پہلے میں نے انہیں کار خرید کر دی تاکہ انہیں آنے جانے میں سہولت رہے۔

جب تک ان کے ہوش و حواس قائم رہے انہوں نے ایک جلسہ سالانہ بھی نہیں چھوڑا۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے شوق کا یہ عالم تھا کہ میری ہمشیرہ کے ہاں ۲۵ دسمبر کو بیٹے کی پیدائش ہوئی اور پیدائش کے اگلے روز انہیں جلسہ سالانہ پر لے گئے۔ جلسہ پر جا کر بڑی تعداد میں دینی کتب خرید کر لاتے حلقہ دہلی گیٹ لاہور کے صدر اور مرکزی سیکرٹری وصایا کے طور پر کئی سال تک خدمت کا موقع ملا۔ اللہ قبول فرمائے۔

طبیعت میں کفایت شعاری تھی مگر جب جماعتی ضروریات کا سوال ہوتا تو بڑھ چڑھ کر بلکہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر مالی قربانی کرتے۔ زندگی کے آخری سالوں میں حصہ آمد وصیت ۱/۱۰ سے دگنا کر کے ۱/۵ تک بڑھا دیا۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالےٰ کسی کا ادھار نہیں رکھتا۔ تحریک جدید کے دفتر اول میں شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ مجھے ان کے کھاتے کو جاری رکھنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔

قارئین سے گزارش ہے کہ میرے والدین کے درجات کی بلندی اور تمام ان احباب کے لئے خلوص دل سے دعا کریں جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں ان کی خدمت میں حصہ لیا۔

بقیہ صفحہ ۵

کشمیر میں بہت زیادہ بدامنی ہے اور یہ علاقہ ایک تنور کی طرح جل رہا ہے۔ اور اس بات کا منتظر ہے کہ اقوام متحدہ غیر وابستہ تحریک اور او۔ آئی۔ سی اس کی طرف توجہ دیں۔

بقیہ: صفحہ ۳

چنا ہے۔ جس سے بہت سے معبودانِ باطلہ کا رد ہو گیا۔ کیونکہ دنیا میں بہت لوگ شرک پتھروں سے کرتے ہیں۔ رب کے لفظ سے ایسے تمام معبودوں کو عبادت کی حد سے نکال دیا۔ پھر لوگ دریاؤں۔ پہاڑوں، ستاروں کی پرستش کرتے ہیں (جس نے تمہیں پیدا کیا) کہہ کر ان کو خارج کر دیا پھر کچھ لوگ ایسے بزرگوں کی پوجا کرتے ہیں۔ (اور جو لوگ تم سے پہلے تھے) کہہ کر ان کو بھی عبادت سے خارج کر دیا۔ غرض ایسی جامع عبادت بیان کی ہے کہ چند لفظوں میں خالص توحید کی تعلیم دے دی ہے۔

اسی طرح تعلق کی مضبوطی کے لئے فطرت کے عین مطابق طریق استعمال کیا۔ دنیا میں تعلق کے دو ہی طریق ہیں۔ یا محبت یا خوف مختلف اقوام میں عبادت انہی دو اسباب کی وجہ سے کی جاتی ہے جیسا کہ کمپیریٹو ریلیجنز والوں نے تفصیل سے اس پر بحث کی ہے۔ اس (—) میں دونوں باتوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ پہلا محبت کے لئے اور (تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو) خوف کے مضمون کو سامنے لانے کے لئے۔ محبت آگے دو طرح پیدا ہوتی ہے یا حسن سے یا احسان سے۔ اس مختصر (—) میں ان دونوں باتوں کو خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کرنے کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ وہ حسین ہے کیونکہ رب ہے۔ اعلیٰ درجہ کا صناع ہے کہ ایک چیز کو نہایت ادنیٰ حالت میں پیدا کرتا ہے۔ پھر درجہ بدرجہ ترقی دے کر کمال تک پہنچا دیتا ہے۔ پھر احسان کو کس لطیف طور پر پیش کیا کہ وہ تمہارا بھی محسن ہے اور تمہارے ماں باپ کا بھی۔ پھر جہاں (تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو) میں خوف کی طرف اشارہ کیا۔ مستقبل کے احسان کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اس قدر چھوٹی سی (—) میں اس قدر وسیع مطالب کا بیان کرنا کیا معجزانہ کلام ہے۔

سربراہان اور دانشوروں کو لکھیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"اگر بچے اپنی زبان میں ایک بات لکھ سکتے ہیں تو کیوں نہ لکھیں بعض دفعہ بچوں کی زبان زیادہ دل پر اثر کرتی ہے۔ ... بچے بھی لکھیں جس حد تک توفیق ہے۔ ملکوں کے سربراہوں کو لکھیں، دانشوروں کو لکھیں، مولویوں کو لکھیں، پنڈتوں کو لکھیں، پادریوں کو لکھیں کہ خدا کا خوف کرو۔ مذہب کا رہے گا کیا اگر اخلاق دنیا سے اٹھ گئے۔ اگر انسانیت ہی قائم نہ رہی تو کیا خدا حیوانوں سے رشتہ قائم کرے گا۔"

مختصرات

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب لکھتے ہیں:

جلسہ سالانہ قادیان دارالامان ۱۹۹۲ء میں شمولیت ایک عجیب اثر قلوب اور فکر پر چھوڑ گئی ہے۔ قادیان پہنچ کر یوں لگتا تھا جیسے ایک صدی سے زائد عرصے کی مسافت پاٹ دی گئی ہو۔ جو تخم ریزی حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کی اس کے ثمرات امامت کی برکت سے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ مواصلاتی سیارے کے ذریعے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سن کر اور دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ جلسہ سالانہ قادیان میں نہیں بلکہ ساری دنیا میں ہو رہا ہے۔ مختلف بابرکت جگہوں پر دعائیں اور آہ و زاری عجیب کیفیات پیدا کرتی محسوس ہو رہی تھی۔ یوں لگتا تھا سب دعائیں قبول ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت سمٹ کر وہاں اتر آئی تھی۔

پاکستان سے روانگی اور واپسی پر خدام لاہور کی مہمان نوازی کے انتظامات دیکھ کر دل سے ان کے لئے دعائیں نکلیں۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے اور جلسہ میں شامل ہونے والوں اور شمولیت کی تڑپ رکھنے والوں کو ان دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت اقدس نے اس موقع پر کی تھیں۔

اپنے بچوں میں دیانت کی عادت ڈالیں

حضور نے فرمایا:

"عمومی تعلیم میں واقفین بچوں کی بنیاد وسیع کرنے کی خاطر جو ٹائپ سیکھ سکتے ہیں ان کو ٹائپ سکھایا جانا چاہیئے۔ اکاؤنٹس رکھنے کی تربیت دینی چاہیئے۔ دیانت پر جیسا کہ میں نے کہا تھا بہت زور ہونا چاہیئے اموال میں خیانت کی جو کمزوری ہے یہ بہت ہی بھیانک ہو جاتی ہے۔ اگر واقفین زندگی میں پائی جائے۔ اس کے بعض دفعہ نہایت ہی خطرناک نتائج نکلتے ہیں۔ وہ جماعت جو خالصتاً طوعی چندوں پر چل رہی ہے اس میں دیانت کو اتنی غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ گویا دیانت کا ہماری شاہ رگ کی حفاظت سے تعلق ہے۔ سارا مالی نظام جو جماعت احمدیہ کا جاری ہے وہ اعتماد اور دیانت کی وجہ سے جاری ہے۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
از خطبہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی بہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۷۰ میں اعجاز حسین ولد اشفاق حسین قوم شیخ بپیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۱۰-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ اعجاز حسین ولد اشفاق حسین H 29/2 ملیر توسیعی کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ امتیاز حسین شاہد وصیت نمبر ۲۵۶۴۶۔ گواہ شد نمبر۲۔ طاہر محمود وصیت نمبر ۲۴۵۲۷۔

مسل نمبر ۲۸۷۷۱ میں ملک بشیر احمد ولد ملک عبد الرحمٰن قوم ککے زئی بپیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن D 25/4 ملیر توسیعی کالونی کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۲-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ملک بشیر احمد D 25/4 ملیر توسیعی کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ طاہر اشفاق وصیت نمبر ۲۵۹۶۶۔ گواہ شد نمبر۲۔ ملک عبد الرحمٰن وصیت نمبر ۲۴۸۷۹۔

مسل نمبر ۲۸۷۷۲ میں مبارک اختر ملک زوجہ ملک بشیر احمد صاحب قوم شیخ بپیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۷-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی وزنی ۵۰ ار گرام مالیتی ۴۲۰۰۰/- روپے۔ (۲) حق مہر بذمہ خاوند ۴۰۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ مبارک اختر ملک زوجہ ملک بشیر احمد D 25/4 ملیر توسیعی کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ ملک بشیر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ ملک عبد الرحمٰن وصیت نمبر ۲۴۸۷۱۔

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ امتہ اللہ بیگم صاحبہ بنت مستری دین محمد صاحب قوم جٹ بپیشہ تجارت وصیت نمبر ۳۶۲۸ قادیان۔ موصیہ کے خاوند کا نام مستری عبد الواحد صاحب ریلوے اسٹیشن سانگلہ ہل محلہ انٹر لاکنگ ضلع شیخوپورہ ہے۔

○ محترمہ حسن اختر بانو صاحبہ وصیت نمبر ۴۶۲۳ اہلیہ خان بہادر ابوالہاشم خان صاحب قوم سید نے ڈھاکہ بنگلہ دیش سے ۱۹۳۶ء میں وصیت کی تھی۔

○ مکرمہ مبارکہ مسعودہ صاحبہ اہلیہ چوہدری عطاء اللہ صاحب مولوی فاضل قوم گکے زئی محلہ دار الفضل قادیان نے ۱۹۳۵ء کو وصیت کی تھی۔

○ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ولد مکرم میاں مہر دین صاحب نے مکان ۲/۹ محلہ دار الرحمت غربی سے وصیت کی تھی۔

ان موصیات اور موصی صاحب کے موجودہ ایڈریس درکار ہیں۔ اگر خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر وصیت کو اطلاع دیں۔

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند
حکیم عبد الحمید اعوان کا
ماہانہ پروگرام
o۔ ۵ تا ۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون ۹۰۶
o۔ ۱۰ تا ۱۲ تاریخ۔ سیکٹر آئی ۱۰/۲ گلی نمبر ۳۲۔ اسلام آباد۔
o۔ ۱۵/۱۶ تاریخ۔ مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالر والہ۔
o۔ ۲۱ تا ۲۳ تاریخ۔ مشہور دواخانہ محمود آباد نمبر ۳ کراچی۔ فون ۵۴۸۱۷۹-۴۴
o۔ ۲۵ تا ۲۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ۔ ملتان فون :۔ ۵۱۰۵۶۴-۴۴
باقی دنوں میں
مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔ گوجرانوالہ فون ۲۱۸۵۳۴ / ۲۱۹۰۶۵

ایک وقت میں تین کام

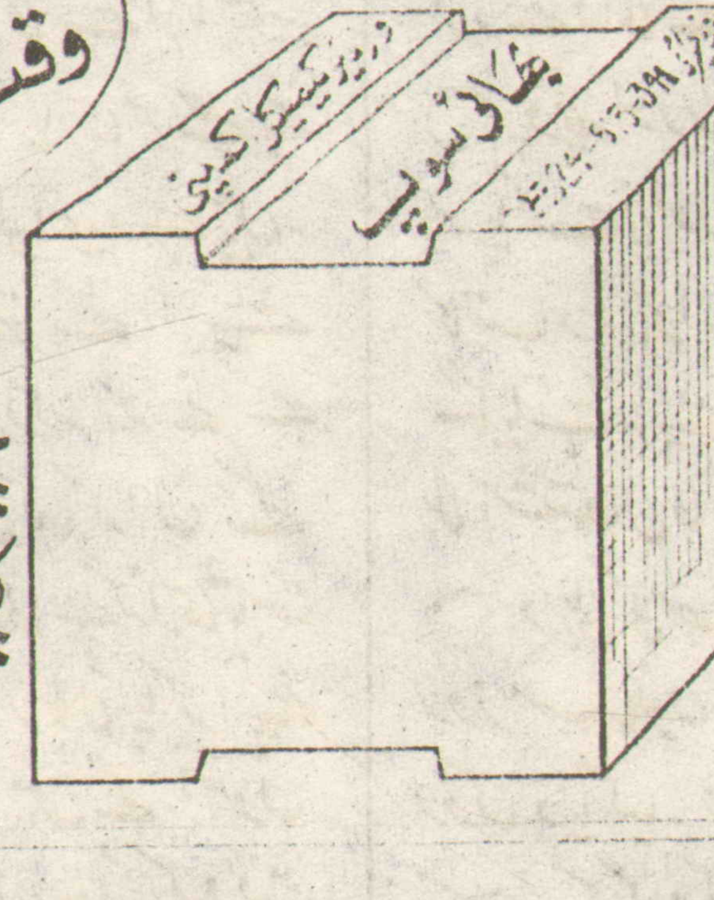

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

بھائی سوپ رجسٹرڈ
WARRIOR WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار شدہ زود الاصابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔ اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں۔

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۷۱۷۶۴ - ۴۷۷۶۴ || فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۵۲۴..

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۳۱ جنوری۔ سردی کی شدت لمحہ بہ لمحہ کم ہو رہی ہے۔

○ صدر مملکت غلام اسحق خان نے کہا ہے کہ انہوں نے متناسب نمائندگی کا طرز انتخاب اختیار کرنے کی تجویز پیش کر دی ہے اب یہ پارلیمنٹ کا کام ہے کہ وہ اس کے بارے میں فیصلہ کرے انہوں نے کہا کہ اس ضمن میں مجھ سے بھی مشورہ کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے آئی جے آئی اور پی ڈی اے کے درمیان مفاہمت کو ملک اور جمہوریت کے لئے خوش آئند قرار دیا۔

○ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے امریکی ٹیلی ویژن سے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ ہم نے ایٹمی صلاحیت حاصل کر لی ہے لیکن ہم ایٹمی ہتھیار نہیں بنائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بھارت ایٹمی دوڑ کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ بھارتی حکام کے بارے میں انہوں نے کہا کہ وہ کشمیر میں بڑے پیمانے پر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

○ بی بی سی نے خبر دی ہے کہ ماضی کی طرح موجودہ اہم سیاسی مرحلے پر بھی محترمہ بے نظیر بھٹو امید سے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنے علاج کے لئے لندن روانہ ہونے سے قبل ایک انٹرویو میں کہا کہ ان کے شوہر آصف زرداری کی بے گناہی ثابت ہونے والی ہے وہ جلد رہائی پا کر اپنے عوام کے درمیان آ جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کاش وہ انکی رہائی کے وقت موجود ہوتیں لیکن شاید اب یہ خوشخبری مجھے ہسپتال میں ملے کیونکہ میرے علاج میں چند دن لگ سکتے ہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے ایک مسجد پر حملہ کر دیا۔ اس کے علاوہ مکانات اور سکول جلا دیئے۔ اسلام آباد کے علاقہ میں واقع مسجد پر برسٹ مار مار کر کھڑکیاں اور دروازے توڑ دیئے۔ مسجد کی بے حرمتی پر مسلمان سراپا احتجاج بن کر گھروں سے نکل آئے اور تمام کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا۔ فوج نے آٹھ گھروں اور ۶ سکولوں کو نذر آتش کر دیا۔ ۲۸ گھنٹے تک جاری رہنے والی لڑائی کے بعد کئی بھارتی فوجی ہلاک و زخمی ہو گئے۔ فوج نے چار افراد کو شہید کر دیا۔

○ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن کارپوریشن کو مارچ ۹۳ء میں نجی تحویل میں دے دیا جائے گا۔ کارپوریشن اس وقت ۲۳ ارب روپے سالانہ منافع کما رہی ہے۔ کوریا کی کمپنی ۴۰ ارب روپے سالانہ ادا کرے گی۔

○ روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے کہا ہے کہ ان کا دورۂ بھارت کامیاب رہا ہے۔

○ پشاور سے اغوا ہونے والے ایک بشپ کی رہائی کے لئے ۶۵ لاکھ روپے تاوان طلب کر لیا گیا ہے۔ بشپ کے اغوا پر مسیحی برادری کے تمام سکول، کالج، ہسپتال اور دیگر ادارے بطور احتجاج بند رہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو برطانیہ میں علاج کے بعد امریکہ بھی جائیں گی۔ اور امریکہ کے مختلف شہروں میں لیکچر دیں گی۔ نئے صدر مسٹر بل کلنٹن سے بھی ان کی ملاقات کا امکان ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستان کی سیاسی فضا ایک بار پھر تبدیلی سے گزرنے والی ہے۔

○ پونچھ اور راجوڑی سیکٹر میں ۹ مقامات پر پاکستانی اور بھارتی فوج میں فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ بھارتی ذرائع نے الزام لگایا ہے کہ پہلے پاکستانی فوج نے بلا اشتعال فائرنگ کی تھی۔

○ دہلی کی جامع مسجد میں جمعہ کے روز مسلمانوں کو نماز جمعہ کی ادائیگی سے روک دیا گیا۔ فوج اور پولیس نے مسجد کے گرد گھیرا ڈال دیا۔

○ بتایا گیا ہے کہ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے فروری میں پاکستان آنے کا پروگرام بنا لیا ہے۔

○ تربیلا کے ٹربائنوں میں دراڑیں پڑنے کی وجہ سے غیر ملکی فرم سے ہرجانہ طلب کر لیا گیا۔ کینیڈا کی ایک کمپنی پراجیکٹ کی لاگت کا دس فیصد (۸۰ لاکھ ڈالر) بطور ہرجانہ ادا کرنے پر رضامند ہو گئی ہے۔

○ صدر کے داماد مسٹر عرفان اللہ مروت نے وزراء سے ملاقاتیں شروع کر دی ہیں۔ خیال ہے کہ وہ صدر اسحق کے لئے حمایت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مکرم عثمان ڈائسی صاحب ادارہ الفضل کے ارکین اور دیگر دوستوں کے ساتھ

افتتاح افتتاح افتتاح

ماڈرن شوز سٹور۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

باٹا، سروس اور پرائیویٹ اعلیٰ کوالٹی کی ضمانت کے ساتھ

○ آج ۳ بجے سہ پہر سے افتتاحی تقریب سے خدمت کا آغاز۔

○ احباب سے کاروبار میں برکت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

صاحبِ اولاد!! اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	۔چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	۳۵/-	۔بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	۲۰/-	۔مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	۳۰/-	۔بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	۶۰/-	۔سوکھا پن کورس
BABY TINIC	۱۲/-	۔بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	۲۰/-	۔آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	۲۰/-	۔بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶ / ۷۷۱

پتہ